Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ سیبلغ الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

روزنامہ الفضل ربوہ

ہر جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۴ صفر ۱۳۹۶ھ ۵ تبلیغ ۱۳۵۵ھش ۵ فروری ۱۹۷۶ء | نمبر ۲۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن نے کھلے طور پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ دُنیا کی تمام قوموں کیلئے آیا ہے

اب خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو دُنیا میں پھیلی ہوئی ہیں ایک قوم بنا دے

"ایسا ہی قرآن شریف ایک ایسی اُمّت کے لئے آیا جو آہستہ آہستہ ایک ہی قوم بننا چاہتی تھی۔ سو اب زمانہ کے لئے ایسے سامان میسر آگئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جاتے ہیں۔ باہمی ملاقات جو اصل جڑ ایک قوم بننے کی ہے ایسی سہل ہوگئی ہے کہ برسوں کی راہ چند دنوں میں طے ہو سکتی ہے اور پیغام رسانی کے لئے وہ سبیلیں پیدا ہوگئی ہیں کہ جو ایک برس میں بھی کسی دُور دراز ملک کی خبر نہیں آسکتی تھی وہ اب ایک ساعت میں آسکتی ہے۔ زمانہ میں ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے اور تمدنی دریا کی دھار نے ایک ایسی طرف رُخ کر لیا ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو دُنیا میں پھیلی ہوئی ہیں ایک قوم بنا دے اور ہزارہا برسوں کے بچھڑے ہوؤں کو پھر باہم ملا دے۔ اور یہ خبر قرآن شریف میں موجود ہے اور قرآن شریف نے ہی کھلے طور پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ دُنیا کی تمام قوموں کے لئے آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قُلْ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا یعنی تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں تم سب کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں۔ اور پھر فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ یعنی میں نے تمام عالموں کے لئے تجھے رحمت کر کے بھیجا ہے۔ اور پھر فرماتا ہے لِتَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا یعنی ہم نے اس لئے بھیجا ہے کہ تمام دُنیا کو ڈراوے۔ لیکن ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ قرآن شریف سے پہلے دُنیا کی کسی الہامی کتاب نے یہ دعویٰ نہیں کیا بلکہ ہر ایک نے اپنی رسالت کو اپنی قوم تک ہی محدود رکھا یہانتک کہ جس نبی کو عیسائیوں نے خدا قرار دیا اس کے مُنہ سے بھی یہی نکلا کہ میں اسرائیل کی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا اور زمانہ کے حالات نے بھی گواہی دی کہ قرآن شریف کا یہ دعویٰ تبلیغ عام کا عین موقع پر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت تبلیغ عام کا دروازہ کھل گیا تھا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۶۶-۶۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل انتڑیوں میں سوزش کی تکلیف رہی

احباب جماعت خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت تا حال ٹانگوں میں شدید درد اور ضعف کی وجہ سے علیل ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

مخلصین جماعت سے گزارش ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۵ جنوری ۱۹۷۶ء کو محترمہ صاحبزادی امۃ الناصر بیگم صاحبہ و محترم سید شاہد احمد صاحب کو کراچی میں بیٹا عطا فرمایا ہے۔

نومولود محترم (ریٹائرڈ) کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی زکیہ بیگم صاحبہ کا نواسہ اور محترم سید عبد الجلیل شاہ صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ وہ حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ و حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مظلہا العالی کی نواسی کا بیٹا ہے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ و حضرت بوزینب صاحبہ مدظلہا العالی کی پوتی کا بیٹا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی باصحت و باقبال زندگی عطا فرمائے اور اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۵ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش
۵ فروری ۱۹۷۶ء

خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا قرآنی طریق

خدا تعالیٰ نے اپنی ہستی اور قدرتِ کاملہ کے جہاں اور بہت سے ثبوت دیئے ہیں وہاں ایک ثبوت یہ دیا ہے کہ اس نے اپنے بندوں سے کہا ہے کہ تم اپنی حاجت روائی کے لئے مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کر کے تمہاری حاجت کو پورا کروں گا۔ دعا کے نتیجہ میں تمہاری حاجت کا پورا ہونا یا مراد کا بر آنا اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہوگا کہ میں قادرِ مطلق ہوں اور یہ کہ میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں ہے۔ یہ ثبوت دینے کے لئے ہی اس نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المؤمن آیت ۶۱) یعنی اے میرے بندو! تم دعا کرو میں اسے قبول کروں گا۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ ہر ایک کی دعا سنتا ہے بشرطیکہ وہ دعا اس کی کتاب اور وعدے کے برخلاف نہ ہو یعنی بہرصورت و بہرحال حق پر مبنی ہو۔ پھر جہاں وہ عمومی رنگ میں بعض شرائط کے ساتھ ہر ایک کی دعا کو سنتا ہے وہاں وہ بعض بندوں کی دعا کو بدرجۂ اولیٰ قبول فرماتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کا اس نے خود قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ اس کے یہ بندے وہ لوگ ہیں جو مضطر ہونے کی حالت میں اسے مدد کے لئے پکارتے ہیں۔ چنانچہ اپنے ان بندوں کا ذکر کرتے ہوئے وہ فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل آیت ۶۳)

ترجمہ (نیز بتاؤ) کون کسی بے کس کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اس (یعنی خدا) سے دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جب اس کا بندہ بے بسی اور بے کسی کے عالم میں ہر چہار طرف سے مایوس ہو کر اور مخلصی کی کوئی راہ نہ پا کر اسے پکارتا ہے اور اس سے امداد کا طالب ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کر کے اپنی قدرتِ کاملہ سے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس بے بس اور بے کس انسان کی تکلیف جس نے اسے بے چین اور مضطرب کر رکھا ہوتا ہے دور ہو جاتی ہے۔ ایسے بے بس اور بے کس انسان کی تکلیف کا دور ہو جانا جس کا بجز خدا کے اور کوئی سہارا نہ ہو اور جو صرف اور صرف اسے ہی کارساز سمجھ کر اس سے مدد کا طالب ہوا ہو اس امر کا ایک ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی اس سنت کے مطابق کہ وہ مضطر کی دعا سنتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ایسے اشخاص کا ذکر کیا ہے جن کی دعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ اسے ضرور قبولیت کے شرف سے نوازتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، ان کے قبول ہونے میں شک کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ ایک مظلوم کی دعا، دوسرے مسافر کی دعا اور تیسرے باپ کی بیٹے کے خلاف دعا۔

وہ شخص جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اس ظلم سے بچنے کی اس کے لئے کوئی سبیل نہ ہو، وہ شخص جو سفر کی حالت میں اور خطرات میں گھرا ہوا ہو اور اسی طرح وہ شخص جسے اپنے بیٹے سے اس درجہ دکھ اور تکلیف پہنچی ہو کہ اس کے دل سے بیٹے کے لئے دعائے خیر نہ نکلتی ہو۔ یہ تینوں اشخاص اپنے قلبی دکھ اور اذیت کی وجہ سے مضطر کی حالت میں ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو بے بس پاتے ہیں۔ اسی لئے جب وہ انتہائی دکھ اور قلبی اذیت کی حالت میں خدا تعالیٰ سے پوری تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسے اشخاص پر ضرور رحم اور رحمت ہوتا ہے اور اس دکھ درد اور کرب کی حالت سے ضرور نجات بخشتا ہے۔

اسی طرح انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کی دعائیں بکثرت قبول ہونے کی وجہ بھی یہی ہوتی تھی کہ وہ مخالفین کی ایذا رسانیوں اور ستم رانیوں کی وجہ سے بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہوتے تھے اور سراسر مظلوم ہونے کے باعث اس بات کے سزاوار ہوتے تھے کہ خدا تعالیٰ بدرجہ اولیٰ ان کی دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دے اور قبولیت کے زندہ نشان کے طور پر انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور ان کے لئے عجائب کام دکھلائے۔ ان کی بے بسی اور بے چارگی کا یہ عالم ہوتا تھا کہ قوم کی قوم ان کی مخالف اور ان کے درپئے آزار ہوتی تھی اور خود ان میں اتنی سکت نہ ہوتی تھی کہ ظالموں کے ظلم کا مقابلہ کر سکیں۔ ایسی حالت میں ان کا ایک ہی ہتھیار ہوتا تھا جسے وہ استعمال کر سکتے تھے اور وہ تھا دعا کا انتہائی کارگر ہتھیار۔ چنانچہ جب وہ مضطر ہونے کی حالت میں خدا تعالیٰ کے حضور روتے اور گڑگڑاتے تھے اور اسے اپنی مدد کے لئے پکارتے تھے تو خدا تعالیٰ انکی دردناک دعاؤں اور آہ و زاری کو سن کر ان کی مدد کے لئے آسمان سے اترتا تھا اور انہیں اپنی حفاظت میں لے کر ظلم کا مداوا کر دکھاتا تھا اور وہ بالآخر خدائی تائید و نصرت کے نتیجہ میں غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہو کر رہتے تھے۔ کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں گزرا کہ جس کے ماننے والوں کو مظالم کا تختۂ مشق نہ بنایا گیا ہو اور محض دعاؤں کے نتیجہ میں انہیں کامیابی نہ ہوئی ہو۔

پس دعاؤں کی قبولیت کا راز اس امر میں پنہاں ہے کہ دعا کرنے والے تمام ظاہری سہاروں کو باطل گردانتے اور صرف خدا کو ہی کارساز یقین کرتے ہوئے مضطر ہونے کی حالت میں خدا کو پکاریں، اس کے حضور روئیں اور گڑگڑائیں اور اسے قادرِ مطلق یقین کر کے اس سے امداد کے طالب ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نہایت ہی لطیف مثال کے ذریعہ اس امر پر بہت وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالی ہے کہ خدا تعالیٰ کے رحم اور اس کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اپنے اوپر مضطر کی حالت کا وارد کرنا کیوں ضروری ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بے قرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا۔ لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے۔ بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بعض اوقات دودھ ہوتا بھی نہیں ہے لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی فوراً دودھ اتر آیا ہے جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیتِ دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی اور خصوصاً ایسی حالت میں (کیسے یہ صداقت اٹھ سکتی ہے) جبکہ میں قبولیتِ دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۰)

الغرض یہ ایک بدیہی صداقت ہے اور خود قانونِ قدرت میں اس کے مظاہر اور نمونے موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مظلوم اور بے بس و بے کس اور بے سہارا بندوں کی مضطربانہ دعاؤں کو سنتا اور انہیں قبول فرما کر انہیں یَکْشِفُ السُّوْٓءَ کا نظارہ دکھاتا ہے۔ موجودہ ایام میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی ظاہری بے بسی اور بے کسی کے عالم میں خدا تعالیٰ کے حضور روئیں اور چلائیں اور اپنی مظلومیت کو پیش کر کے ایسے تضرع اور ابتہال کے ساتھ اسے پکاریں کہ جو قبولیت کی صورت میں اس کے فضل اور رحمت کو کھینچنے اور جذب کرنے والا ہو۔ جب ہم اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے تو وہ ارحم الراحمین ضرور ہمیں اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ اور اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ کے نظارے دکھائے گا اور یَکْشِفُ السُّوْٓءَ کے وعدے کو ہمارے حق میں ضرور پورا کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۳)

انبیاء علیہم السلام استعارات اور مجازات سے کام لیتے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض اور لوگوں کو اشارات و کنایات سے یہ بتا دیا تا جب خدائے قادر و توانا کی یہ پیشگوئی پوری ہو تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو۔ چنانچہ حذیفہ سے فرمایا "مجھے معلوم نہیں کہ میں تم میں اور کتنے دن ہوں۔ میرے بعد ان دونوں کے حکم کی پیروی کرنا۔" یہ فرماتے ہوئے آپ نے حضرت ابوبکر و عمرؓ کی طرف اشارہ فرمایا (ترمذی)۔ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو کھجوروں کے لدے ہوئے چند اونٹ دئے اور فرمایا میرے بعد ابوبکر صدیق بھی ایسی جود و عطا کا ثبوت دینگے

(ترجمہ شواہد النبوۃ ص ۲۴۳ از حضرت العلام نور الدین عبدالرحمٰن جامی ناشر مکتبہ جویہ (گنج بخش روڈ لاہور)

حضور نے اپنے ایک آخری خطبہ میں یہ بھی حکم دیا:

"لا یبقین فی المسجد باب الا سد الا باب ابی بکر۔"

(بخاری مصری جلد ۲ ص ۱۸۷ باب مناقب المہاجرین)

مسجد کی طرف کھڑکیاں بند کی جاویں مگر ابوبکرؓ کی کھڑکی مسجد کی طرف کھلی رہے گی اور فرمایا:

"رأیت علی باب ابی بکر نورا۔" (کنز العمال جلد ۶ ص ۲۱۹)

مجھے ابوبکر کے دروازے پر نور دکھائی دیا ہے جو صریحاً خلافتِ صدیقی کی طرف اشارہ تھا جس میں ایک بھید یہ تھا کہ مسجد چونکہ منبعِ اسرارِ الٰہی ہوتی ہے اسلئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف یہ دروازہ بند نہیں ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد مبارک کے علاوہ ایک عملی صورت بھی اختیار فرمائی اور وہ یہ کہ حضرت ابوبکر صدیق کو نمازوں میں اپنا نائب اور امام امت نامزد فرما دیا۔ حضرت عائشہؓ عرض کیا وہ نرم دل انسان ہیں۔ جب حضور کے مصلیٰ پر کھڑے ہوں گے تو انہیں حضور کا خیال آئے گا۔ اور ان کے فرطِ غم سے جذبات پر قابو پانا مشکل ہوگا اور وہ نماز نہیں پڑھا سکیں گے مگر حضور نے ایک بار پھر تاکیدی حکم دیا کہ

"مروا ابا بکر ان یصلی بالناس"

ابوبکر کو حکم دو کہ وہی لوگوں کو نماز پڑھائیں

(بخاری جلد ۱ ص ۹۱)

ایک بار نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ تشریف نہیں لائے تھے کہ لوگوں نے حضرت عمرؓ کو آگے کر دیا اور تکبیر بھی کہہ ڈالی۔ حضرت عمرؓ جہیر الصوت تھے ان کی آواز جو نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں تک پہنچی آپ بہت خفا ہوئے اور فرمایا "ہرگز نہیں۔ اللہ اور مسلمان اس سے انکار کرتے ہیں۔ ابن ابی قحافہ ہی نماز پڑھائیں گے۔" چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے کے لئے بلوایا گیا۔ (ابوداؤد ص ۴۱۶ باب فضل اصحاب النبی) ایک بار تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نماز میں آپ کے ساتھ شامل ہوئے۔

(سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۴۰۵)

قرآن پاک کی آیت

"وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی"

کے مطابق قطعی اور یقینی طور پر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیابت و امامت کا یہ حکم اپنے ذاتی خیال سے نہیں وحی ربانی سے دیا تھا اور اس کی سوائے اسکے اور کوئی وجہ نہیں تھی کہ آپ کی کشفی اور الہامی آنکھ اپنے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ بلا فصل کی حیثیت سے دیکھ رہی تھی تاہم یہ حقیقت ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے بعد کوئی خلیفہ نامزد نہیں کیا کیونکہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ نامزد کرے گا اور یہ خدا ہی کا کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں "رابع الخلفاء" حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستخلف فان یرد اللہ بالناس خیرا فسیجمعھم علی خیرہ۔"

(کنز العمال جلد ۶ ص ۲۱۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کوئی خلیفہ نامزد نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ چاہے گا تو وہ لوگوں کو خود ہی خیر پر اکٹھا کر دے گا۔

آیت استخلاف میں دوسری پیشگوئی

آیت استخلاف میں دوسری پیشگوئی یہ کی گئی تھی کہ وصال نبوی کے بعد خلافت خلافت اسی وجود کو پہنائی جائے گی جس کا اس نے قبل از وقت فیصلہ کر رکھا ہے قرآن مجید کی یہ دوسری پیشگوئی جس انتہائی ناموافق اور روح فرسا ماحول میں پوری ہوئی اور خدائے قادر و توانا کی ازلی تقدیر جس کا انکشاف اس نے اپنے پاک رسول نبیوں کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا معرضِ وجود میں آئی وہ اپنی ذات میں اسلام قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ابدی نشان ہے۔

وصال نبوی کا دردناک منظر

نبیوں کے سرتاج رسولوں کے فخر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک امت مسلمہ کی تاریخ کا سب سے دردناک حادثہ تھا جو قیامت کی طرح آن واحد میں ظاہر ہوا اور حشر بن کر عشاقِ رسولؐ کے دلوں پر ٹوٹ پڑا اور صدموں کا دن تھا اور پر وقیر

شہید اللہ مدراجشاہی یونیورسٹی اور مولانا غلام رسول صاحب مہر کی تحقیق کے مطابق ۷ جون ۷۵۲ء کی تاریخ تھی۔"

(اخبار جنگ کراچی ۲۹ ستمبر ۱۹۵۸ء رسالہ رحمت)

چشم فلک نے ایسا الم انگیز نظارہ کبھی نہ دیکھا تھا۔ مدینۃ النبی میں کہرام مچ گیا۔ حضرت عبداللہ بن انیسؓ تو دس مہینے سے ندھال ہو کر انتقال ہی کر گئے

(ما ثبت من السنۃ ۲۲۹-۲۲۱ از حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی)

عشاقِ رسول آنحضرت کی نعش مبارک کو تڑپتا اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے تھے مگر وہ اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے کہ اپنے حبیب کو مختل مان لیں۔ لیکن یہ باور کرنا انہیں دشوار تھا کہ ان کا سب سے پیارا رسول ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کی حالت تو بالکل ردا شت سے باہر تھی۔ وہ عشق و وارفتگی میں غرضیہ یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ ہم سب صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی فوت ہوں گے اور حضور کی رفاقت ہمارے بعد ہوگی۔

(مواہب اللدنیہ للقسطلانی جلد ۲ ص ۳۷۴ مطبوعہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ)

لیکن اس کے برعکس جب آنحضور کے وصال کی خبر پھیلی تو انہوں نے تلوار میان سے نکال لی اور کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرے نہیں زندہ ہیں اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوت شدہ کہے گا تو میں اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔

ایک صحابی جس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ مدینۃ النبی کس طرح میدان حشر کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔ عمان پہنچے اور لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر دی اور کہا کہ میں مدینہ والوں کو ایسے حال میں چھوڑ آیا ہوں کہ ان کے سینے ہنڈیا کی طرح ابل رہے تھے۔

(اصابہ تذکرہ جہیم بن کلثوم المازنی)

اسلام کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی بغاوت

تمام صحابہؓ تو مدینہ منورہ میں رسول عربی کے فراق میں ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے مگر اسلام کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں نے آنحضرتؐ کی وفات پر بہت خوشیاں منائیں اور کہا "قد مات ھذا الرجل الذی کانت العرب تنتظر بہ" (کنز العمال جلد ۶ ص ۲۱۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ شخص جیل بیا جس مدعی کے باعث مظفر و منصور تھے۔

اس کے علاوہ عرب میں مسیلمہ کذاب، طلیحہ، سجاح جیسے جھوٹے مدعیان نبوت اٹھ کھڑے۔ مؤرخ اسلام حضرت علامہ الشیخ حسن بن محمد دیار بکری تاریخ الخمیس جلد ۲ ص ۲۲۴ میں لکھتے ہیں:

"ان العرب افترقت فی ردتها فقالت فرقة لو کان نبیا ما مات وقال بعضهم انقضت النبوة بموته فلا نطیع احدا بعده وقال بعضهم نؤمن بالله ونشهد ان محمدا رسول الله ونصلی ولکن لا نعطیکم اموالنا"

(ترجمہ) عرب کے مرتدین میں تفرقہ پڑ گیا ایک گروہ نے کہا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی ہوتے تو فوت نہ ہوتے بعض نے کہا آنحضرت کی وفات سے نبوت ختم ہو گئی ہے۔ پس ہم آپ کے بعد کسی کی اطاعت نہیں کریں گے (نیز) کچھ خلیفہ اول کے مذہبی مصلح تسلیم نہیں کریں گے بعض لوگوں نے کہا ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ ہم نماز بھی پڑھتے ہیں لیکن ہم اپنے اموال نہیں دیں گے۔ (مطلب یہ کہ اسلام ہمارا دین ضرور ہے مگر ملک میں نظام معیشت ہم اپنی مرضی سے استوار کریں گے)

یہ اندرونی فتنہ ہی کچھ کم خطرناک اور قیامت خیز نہ تھا کہ قیصر و کسریٰ کی حکومتیں جو آج کے روس اور امریکہ کی طرح پوری دنیا کے اقتدار اور سیاست پر چھائی ہوئی تھیں اور سالہا سال سے مرکز اسلام مدینۃ الرسول کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی سازشیں کر رہی تھیں، دیکھتے ہی دیکھتے حرکت میں آ گئیں چنانچہ علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں (بحوالہ طبرانی) یہ روایت نقل کی ہے کہ عرب کے عیسائیوں نے ہرقل کو لکھ بھیجا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انتقال ہو گیا ہے اور عرب سخت قحط کی وجہ سے بھوکوں مر رہے ہیں اس بنا پر ہرقل نے چالیس ہزار فوج بھیج دی

(سیرت النبی جلد ۱ ص ۹۰۱ از علامہ شبلی)

اسی طرح بارھویں صدی کے مجدد اور سعودی عرب کے دینی پیشوا حضرت امام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے "مختصر سیرت الرسول" میں لکھا ہے کہ:-

"لما ارتدت العرب بعد وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کسری من یکفینی امر العرب فقدمت صاحبهم دهم الآت یختلفون بینهم الا ان یرید الله بقاء ملکهم فیجتمعون علی افضلهم قالوا ندلک علی اکمل الرجل فحاصت بن النعمان لیس فی الناس مثله وهو من اهل بیت وانت لهم العرب وهؤلاء جیرانک بکر بن وائل فارسل الیهم واخذ منهم رستماً الاشعث فالاشعث"

(مختصر سیرت الرسول مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ ۱۰ شارع شریف باشا بکیر بقاهرہ ۱۳۷۵ھ، مطابق ۱۹۵۶ء ص ۲۳۱ ص ۲۳۲)

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عربوں نے ارتداد اختیار کر لیا تو کسریٰ نے اپنے مصاحبین سے مشورہ کیا کہ اس وقت میری طرف سے ان عربوں کے معاملہ میں پورے طور پر کون نپٹے گا؟ اس وقت ان عربوں کا مذہبی اور آقا تو فوت ہو گیا ہے اور وہ باہم اختلاف میں مبتلا ہیں ہاں اگر اللہ تعالیٰ ان کی بادشاہت کو قائم رکھنا چاہے گا تو وہ اپنے میں سے بہترین پر متفق ہو جائیں گے (ورنہ اب ان کا ہلاک ہونا یقینی ہے)

قوم کے لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کو اس کام کے لئے بہترین اور بے نظیر شخص کا پتہ بتاتے ہیں وہ حاصت بن النعمان ہے عرب لوگ پہلے بھی اس کے خاندان کے تابع رہ چکے ہیں اور یہ لوگ آپ کے پڑوسی قبیلہ بنو بکر بن وائل ہیں کسریٰ نے بنو بکر کو پیغام بھیجکر بلایا اور ان میں سے اعلیٰ طبقہ کے چند سو افراد کو شورش برپا کرنے کے منتخب کر لیا

خلافت صدیقی پر اجماع

بدوران اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر خدا کی طرف سے نہ ہوتے اور اسلام خدا کا دین ہوتا قرآن اس کی کتاب نہ ہوتی تو آنحضرت کی وفات پر اسلام اور مسلمانوں کا خاتمہ یقینی تھا۔ وہ زمانہ تار، ٹیلی فون، ریڈیو اور بجلی وغیرہ کا نہ تھا اور نہ صحابہ کے پاس کوئی ایسے ذرائع و وسائل تھے جن سے وہ آناً فاناً اہل عرب اور بیرون ملک کی زیر دست حکومتوں کے اندرونی منصوبوں کی اطلاعات حاصل کر سکتے اور صورت حال کی سنگینی کا اندازہ کر کے کوئی فیصلہ کر سکتے مگر خدا کی قدرت دیکھو! کہ اس نے اپنے ان بے کس اور عجز زدہ بندوں کو جو اپنے محبوب آقا کی وفات پر بے سہارا اور یتیم رہ گئے تھے اور دنیا ان کے سامنے اندھیر ہو چکی تھی اپنے تصرف خاص سے فی الفور اس طرف مائل کیا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عالمگیر مشن کو جاری رکھنے کے لئے رسول اللہ کا خلیفہ منتخب کر لیں حضرت ابن اثیر جزری فرماتے ہیں"

کرهوا ان یبقوا بعض یوم ولیس لهم جماعة"

(کامل ابن اثیر جلد ۲ ص ۱۲۶)

صحابہ نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ ایک لمحہ بھی امام کے بغیر زندہ رہیں۔

چنانچہ عشاق اسلام اور فدائیان ملت خیر الانام نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ وہ ارشاد خداوندی "ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها" (نساء رکوع ۸) کی تعمیل میں سقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہوئے تاکہ وہ غور کریں کہ یہ عظیم اور نازک ذمہ داری جو اس ماحول میں کانٹوں کے تاج اور آگ کے دہکتے انگاروں سے کم نہیں تھی کس کے سپرد کی جائے؟ مہاجرین اور انصار دونوں نے خالص دینی بہبود اور دیانتداری سے اپنی آزادانہ آراء پیش کیں۔ ایک نقطہ نگاہ یہ تھا کہ انصار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر بے دریغ قربانیاں دے کر ثابت کر دکھایا ہے کہ حفاظت اسلام کی موجودہ ذمہ داریوں سے انصار عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ دوسرا نقطہ نگاہ یہ سامنے آیا کہ اسلام کی حقیقی تصویر کو سب سے پہلے اور سب سے زیادہ سمجھنے والے مہاجرین ہیں اس لئے یہ امانت کسی مہاجر کو سونپی جانی چاہیئے۔ تیسرا نقطہ نگاہ یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع اوصاف تھے مگر اب مہاجرین و انصار میں سے کوئی ایک شخص تنہا یہ خدمت کامیابی سے انجام نہیں دے سکے گا اس لئے مہاجرین و انصار سے دو خدمتگار منتخب کر لئے جائیں تاکہ صرف ایک شخص پر بوجھ نہ پڑے اور مختلف قبائل باہم متحد و متفق ہو کر غلبۂ اسلام کی مہم جاری رکھ سکیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دوسرے نقطہ نگاہ کی حمایت کی کیونکہ ان کی دوربین نگاہ دیکھ رہی تھی کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے مطابق اب زمانہ اسلام کی وسیع اشاعت و ترقی کا آ رہا ہے ایسے وقت میں اسی قوم کے کسی فرد کو زمام قیادت سنبھالنی چاہیئے جسے تیرہ سالہ صبر آزما مکی دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے فیضیاب ہونے اور ان کو صحیح منزل میں آگے پہنچانے اور پھیلانے کا موقعہ ملا یقیناً وہی آئندہ سالوں کو اسلام کی حقیقی روایات سے وابستہ رکھ سکے گا اور اسی کے ذریعہ مستقبل میں داخل اسلام ہونے والی قوموں اور نسلوں کو اسلام کی صحیح روشنی مل سکے گی۔

تاہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہرگز ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ بار خلافت ان کے نحیف و نزار کندھوں پر ڈال دیا جائے (موطا امام محمد بحوالہ اسوۂ صحابہ ص ۳ از مولانا عبد السلام ندوی) اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنی یہ رائے پیش کرتے ہی حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ کا نام اس منصب کے لئے تجویز کر دیا اور کہا کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی بیعت کر لو (طبری مصری ص ۱۸۱۸ حالات سنہ ۱۱ھ جلد ۴ لابی جعفر محمد بن جریر طبری) مگر دونوں نے انکار کیا اور کہا جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں امام اور خلیفہ بنایا اور جو سب مہاجرین میں سے بہتر ہے ہم اسی کی بیعت کریں گے

(کامل ابن اثیر جلد ۲ ص ۱۲۶)

مطلب یہ تھا کہ اس منصب کے لئے حضرت ابوبکر سے بڑھ کر اور کوئی شخص موزوں نہیں۔ اس پر پہلے حضرت عمرؓ اور پھر حضرت ابو عبیدہ اور سعد بن بشیر خزرجی نے اور بعد ازاں دوسرے تمام صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دست مبارک پر بیعت کی اس موقعہ پر انصار نے ایثار اور وسعت حوصلہ کی شاندار مثال قائم اور سقیفہ بنو ساعدہ میں حضرت ابوبکر کی بیعت خلافت پر کوئی سوال نہیں اٹھایا۔ اس طرح زمین و آسمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی وہ عظیم الشان امانت جسے اٹھانے کے لئے حضرت ابوبکرؓ کو بہت تامل تھا آخر آپ ہی کے کمزور کندھوں پر ڈال دی گئی ؎

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند
(حافظ شیرازیؒ)

؎ وہ بوجھ جسے اٹھا نہ سکے آسمان و زمیں
اُسے اٹھانے کو آیا ہوں کیا عجیب ہوں میں
(مصلح موعودؓ)

خلاصہ یہ کہ خدا کے وعدوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے عین مطابق تمام صحابہ رسولؐ، ثانیِ اثنین کے ہاتھ پر اکٹھے ہو گئے اور خلافتِ صدیقی پر اجماعِ اُمت ہو گیا (مشجر الاولیاء ص۵ از سید العارفین محمد نور بخش القستانی) جو دراصل اپنے خدا سے یہ عملی عہد تھا کہ ہم اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔ اسلام کی آواز پست نہ ہوگی۔ خدائے واحد کا نام ماند نہ پڑے گا اور ہمیشہ خلیفۂ وقت (جو ایک وقت میں ایک ہی ہو سکتا ہے) کے حکموں کے مطابق زندگی کے آخری سانس تک اسلام کی خدمات بجا لاتے رہیں گے اور یہی معنے بیعتِ خلافت کے تھے اور ہیں ؎

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں کہ بھی جانا پڑے ہمیں
پرواہ نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرفِ غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں

(باقی)

گوشوارہ وصولی چندہ تحریک جدید سال ۴۱/۳۱ (قسط دوم)

(اضلاع صوبہ سندھ و کوئٹہ بلوچستان)

نمبر شمار	نام ضلع	وصولی فیصد	نمبر شمار	نام ضلع	وصولی فیصد
۱	کراچی	۹۸ فیصد	۸	خیرپور ضلع	۳۵ فیصد
۲	حیدرآباد ضلع	۶۵½ "	۹	سکھر "	۵۴½ "
۳	میرپورخاص "	۵۸ "	۱۰	نواب شاہ "	۱۰۰ "
۴	سانگھڑ "	۷۰ "	۱۱	جیکب آباد "	۱۰۰ "
۵	دادو "	۷۵ "	۱۲	لاڑکانہ "	۵۶ "
۶	بدین "	۳۵ "	۱۳	کوئٹہ "	۸۳ "
۷	ٹھٹھہ "	۱۰۰ "			

نوٹ:- ضلعوار گوشوارہ وصولی کی دوسری قسط پیش ہے۔ متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں وصولی کو سو فیصد تک پہنچانے کے لئے جلد از جلد اہتمام فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

مکرم میاں فضل حسین صاحب سابق معلم وقفِ جدید ساکن کلر کہار ضلع جہلم کی لڑکی عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ ایک ماہ کی بچی چھوڑ کر ۲۵ سال کی عمر میں کلر کہار میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ مخلص احمدی تھیں۔ وفات کے وقت ان کے منہ پر خدا تعالیٰ کا ذکر جاری تھا باقاعدہ پنجوقتہ نماز اور تلاوت کی عادی تھیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ نصیب کرے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

قراردادِ تعزیت

ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور شہر مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور کی اہلیہ محترمہ کی ناگہانی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

مرحومہ نہایت ہی نیک، متقی، غریب پرور، دعاگو اور سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ بھی تھیں اور حصہ وصیت ۱/۳ تھا۔

ہم اراکین عاملہ دردِ دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور شہر)

درخواستِ ہائے دعا

۱۔ مکرم ملک نذیر احمد صاحب آڈھتی رائس ڈیلر ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان دنوں اسلام آباد ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں کامل و عاجل شفاء کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ (ابوالمبارک پسرور)

۲۔ عاجز بہت سی مشکلات میں مبتلا ہے احباب سے ان کے دور ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (شوکت حسین کراچی)

قائدین کرام خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

سالِ رواں کی پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے۔ بعض مجالس کی طرف سے فہرست تجنید بعد تکمیل مرکز میں ابھی تک موصول نہیں ہوئی۔ براہِ کرم اپنی مجلس کے شعبہ تجنید کی کارکردگی کا جائزہ لیں اور فہرست تجنید مکمل صورت میں ۱۵ فروری تک مرکز میں ضرور بھجوائیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ امتحانات مرکزیہ

۱۔ سالانہ امتحانات مرکزیہ جون میں ہوں گے۔ قائدین سے گزارش ہے کہ وہ خدام سے تیاری شروع کرا دیں۔

۲۔ مقالہ نویسی

مقالہ نویسی کا عنوان ہے "سیرۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے تبلیغ اسلام"۔ الفاظ بارہ ہزار سے پندرہ ہزار تک ہوں۔

مقالہ کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۷۶ء ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ فروری کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "الفاروق قدسیہ" مقرر ہے۔ قائدین خدام سے اس کا مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شجرکاری اور انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کی یاددہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موسم بہار میں اپنے اپنے اراکین کو شجرکاری کی طرف توجہ دلائیں اور اس بات کی نگرانی فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ اراکین اپنے اپنے علاقوں میں درخت لگائیں۔

فروری کے پہلے ہفتہ میں حکومت کی طرف سے شجرکاری کی مہم شروع کی جا رہی ہے۔ اس کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن کوشش کی جائے۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ! ۱۵ فروری مثالی وقارِ عمل کا دن ہے۔ (مہتمم وقارِ عمل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے

وقفِ جدید کا نیا سال یکم صلح / جنوری سے شروع ہو چکا ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات بالغان و اطفال نمایاں اضافہ کے ساتھ بھجوائیں۔ صاحبِ ثروت احباب معاونینِ خصوصی میں شمولیت فرمائیں۔ نیز جن دوستوں کو توفیق ملے وہ نقد ادائیگی فرما کر سابقون الاوّلون میں شامل ہوں۔

سیکرٹریانِ مال سے گذارش ہے کہ رقم بھجواتے وقت "دفتر اطفال" اور "بالغان" کی تخصیص فرماویں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہتر رنگ میں خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

ممبران شوریٰ کمیٹی کے لئے ضروری اطلاع

شوریٰ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ ربوہ کا اجلاس مورخہ ۲۱/۲/۷۶ بروز ہفتہ بوقت چار بجے شام کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ میں ہو رہا ہے۔ جملہ ممبران کمیٹی کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ وقتِ مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرماویں۔ حسبِ ضرورت یہ اجلاس مورخہ ۲۲/۲/۷۶ بروز اتوار بھی ہو گا تاکہ کام اسی اجلاس میں مکمل ہو جاوے۔

(سیکرٹری شوریٰ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ ربوہ)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

عزیزہ حمیدہ خلجی ڈی پی آئی جامعہ نصرت ربوہ بنت لیفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب مرحوم ایک لمبی بیماری کے بعد ۹ جنوری کو ساڑھے گیارہ بجے شب لندن میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دورانِ علاج حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی خطوط ارسال فرماتی رہیں۔ وفات پر جنازہ ربوہ لانے کی بھی آپ نے ہی تحریک فرمائی اور پھر یہاں پہنچنے پر گھر تشریف لا کر تعزیت کی۔ انگلستان میں محترمہ مسز فرخندہ شاہ سابق پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ نے عزیزہ کی وفات کی خبر سنکر بریڈفورڈ سے لندن تشریف لا کر میت کے غسل میں مدد فرمائی۔ اسی طرح عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ بنت مکرم ٹھیکیدار عبداللطیف صاحب لون ربوہ نے اپنے خاوند مکرم رفیق احمد صاحب کے ساتھ لندن تشریف لا کر نہ صرف تجہیز و تکفین میں امداد فرمائی بلکہ جنازہ ربوہ بھجوانے کے انتظامات میں بھی خاطر خواہ امداد کی۔ احبابِ جماعت لندن نے بھی ہر طرح ہماری دلجوئی فرمائی۔ ربوہ میں افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جامعہ نصرت کے سٹاف کی اراکین اور طالبات اور دیگر احبابِ ربوہ نے بکثرت گھر تشریف لا کر اہلِ خانہ سے اظہارِ تعزیت فرمایا۔

میں اپنی طرف سے اور اپنی والدہ محترمہ اور بہنوں کی طرف سے ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز درخواست دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور ہم پسماندگان خصوصاً محترمہ والدہ صاحبہ کو کہ جن پر بڑھاپے کی عمر میں یہ صدمہ بہت شاق گذرا ہے صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بیگم صوبیدار کرم دین صاحب محلہ دارالنصر ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم منیر اختر صاحب بستی وریام کملانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مہر محمد نواب خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۴۵۳۳ روپے ۵۵ پیسے موجود ہیں۔ ۳۹۰۳ / ۱۲۹-۴

میرے علاوہ والد صاحب مرحوم کے ترکہ کے حقدار میرے بھائی مہر بشیر احمد خان صاحب بھی ہیں۔ رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے پر میرے بھائی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۴۵۳۳ روپے ۵۵ پیسے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

سرگودھا بورڈ انٹر ڈسٹرکٹ باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شاندار کامیابی

سیمی فائنل میں سرور مصطفےٰ نے انفرادی طور پر ۱۰۲ پوائنٹس سکور کئے

گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی باسکٹ بال ٹیم سرگودھا بورڈ کے انٹر ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں اپنی حریف ٹیم کو شکستِ فاش دے کر نمایاں امتیاز کے ساتھ فائنل میں پہنچی ہے۔ اس کے ایک نامور کھلاڑی سرور مصطفےٰ نے انفرادی طور پر ۱۰۲ پوائنٹس سکور کر کے ۹۳ پوائنٹس کے سابقہ انفرادی سکور کا ریکارڈ توڑ دیا اور اس طرح نمایاں امتیاز حاصل کیا۔ سکول کی اس نمایاں کامیابی پر "پاکستان ٹائمز" (راولپنڈی ایڈیشن) نے جو خبر شائع کی اس کا ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

سرگودھا بورڈ انٹر سکول باسکٹ بال

سرور مصطفےٰ نے ۱۰۲ پوائنٹ سکور کئے

(ہمارے سپورٹس رپورٹر سے)

سرگودھا بورڈ کے بین المدارس (بین الاضلاعی) باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں پیر (۲۶ جنوری ۱۹۷۶ء) کے روز فیڈرل سکول کورٹس دریا آباد پر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور صابریہ سراجیہ ہائی سکول لائلپور نے اپنی اپنی مخالف ٹیموں کو شکست دے کر ایک دوسرے کے ساتھ فائنل میچ کھیلنے کا استحقاق حاصل کر لیا۔

پہلے سیمی فائنل میں ربوہ کے کھلاڑیوں نے گورنمنٹ ہائی سکول پنڈی گھیب کو ۲۰ کے مقابلہ میں ۱۲۵ پوائنٹس سے شکستِ فاش دی۔ ہاف ٹائم سے قبل بھی انہی کا پلہ بھاری تھا جبکہ وہ دس کے مقابلہ میں ۶۶ پوائنٹس سکور کر چکے تھے۔ ربوہ کا کھلاڑی سرور مصطفےٰ تباہ کن انداز میں کھیل رہا تھا۔ اس نے ۱۰۲ پوائنٹس سکور کئے اور اس طرح سابقہ انفرادی سکور کا ۹۳ پوائنٹس کا ریکارڈ توڑ دیا۔

(دی پاکستان ٹائمز راولپنڈی ۲۷ جنوری ۱۹۷۶ء)

درخواستِ دعا

مکرم ملک مشتاق احمد صاحب مقیم تہران کی اہلیہ صاحبہ عارضہ زیادتی بلڈ پریشر سے علیل ہیں احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر شمیم احمد از ایران)

نعتِ نبوی نمبر ختم ہو گئے ہیں

الفضل میں اعلان کیا گیا تھا کہ بعض مخیر احباب نے الفرقان کا نعتِ نبوی نمبر مفت تقسیم کرنے کے لئے رقم بھجوائی ہے۔ دوستوں نے ٹکٹ بھجوا کر بہت جلد یہ ساری تعداد ختم کر دی ہے۔ اب کوئی دوست بلا قیمت رسالہ منگوانے کے لئے ٹکٹ ارسال نہ فرمائیں۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

ریگولر کمیشن آرمی

مقررہ فارم پر درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ یکم مارچ ۱۹۷۶ء ہے۔ ابتدائی انٹرویو اور امتحان پشاور، راولپنڈی لاہور، ملتان، گھاریاں، حیدرآباد، کراچی وغیرہ میں ہو گا۔ معیار قابلیت۔ ٹریننگ اور بعد ٹریننگ الاؤنس وغیرہ اور نمونہ دیگر شرائط کے لئے دیکھیں ڈائے وقت مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۶ء (کالم ۱ تا ۸)

(ناظر تعلیم)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴